

غامدی صاحب کا "جوابی بیانیہ" اور مسئلہ تکفیر: آصف افتخار صاحب کے سوالات

طارق محمود ہاشمی

راقم کا ایک مضمون "حرف نیم گفتہ" اور آن لائن اخبار "دلیل" پر شائع ہوا۔ اس کا عنوان تھا "جاوید غامدی صاحب کا جوابی بیانیہ: تکفیر کے مسئلے پر فکری انتشار"۔ اس پر ہمارے محترم آصف افتخار صاحب نے چند سوالات اٹھائے ہیں۔ ان کے اخلاقی مواعظ سے قطع نظر کرتے ہوئے، ان کے اعتراضات کے جوابات حاضر ہیں۔

آصف افتخار صاحب نے پوچھا ہے کہ قرآن مجید میں سورہ اعراف میں جس عہد الست کے بارے میں ہمیں بتایا گیا ہے، اس سے یہ کیسے معلوم ہوتا ہے کہ ہم دہریوں وغیرہ کو دنیا میں بھی "کافر" کہہ سکتے ہیں؟ آصف افتخار صاحب کے اس سوال کا جواب مضمون میں موجود ہے۔ غامدی صاحب کے بقول: "تکفیر کے لیے اتمام حجت ضروری ہے اور یہ صرف خدا ہی جانتا اور وہی بتا سکتا ہے کہ کسی شخص یا گروہ پر فی الواقع اتمام حجت ہو گیا ہے اور اب ہم اس کو کافر کہہ سکتے ہیں"۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ جو "کسی دین یا مذہب کو نہیں مانتے" ان کی تکفیر بھی نہیں کی جاسکتی (مضمون "مسلم اور غیر مسلم")۔ ہم نے عرض کیا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اور جب تمہارے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا، اور انہیں خود ان کے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا: "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟" انہوں نے جواب دیا: "ضرور آپ ہی ہمارے رب ہیں، ہم اس پر گواہی دیتے ہیں"۔ یہ ہم نے اس لیے کیا کہ کہیں تم قیامت کے روز یہ نہ کہہ دینا کہ "ہم تو اس سے بے خبر تھے" (سورہ اعراف: ۱۷۳ تا ۱۷۷)۔

ان آیات مقدسہ سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات بتادی ہے کہ ہر انسان پر صبح ازل اتمام حجت ہو گیا تھا، کہ اللہ ہی سب کا رب ہے۔ اور یہ بات رہتی دنیا تک ہر انسان کے بارے میں حق ہے۔ چنانچہ، اب دہریے "کافر" ہی ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتادیا ہے کہ اس معاملے میں ہر انسان پر اتمام حجت ہو چکی ہے، اور جب بھی کوئی انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے انکار کرتا ہے، وہ اتمام حجت کے بعد یہ انکار کرتا ہے، لہذا کافر ہے۔ چنانچہ، دہریوں کی تکفیر کے خلاف غامدی صاحب کا یہ مزعومہ اعتراض کہ "خدا ہی جانتا اور وہی بتا سکتا ہے کہ کسی شخص یا گروہ پر اتمام حجت ہو گیا ہے اور اب ہم اس کو کافر کہہ سکتے ہیں" دہریوں کے بارے میں بے بنیاد ہے، اور قرآن مجید سے متصادم ہے، کیونکہ خدا نے ہمیں قرآن مجید میں یہ بتادیا ہے۔ آصف افتخار صاحب ضرور تنقید فرمائیں، لیکن ہمارے مضمون کو غور سے پڑھنے کے بعد۔

آصف افتخار صاحب نے دوسرا سوال یہ پوچھا ہے کہ راقم نے "قانون اتمام حجت" پر تنقید کی ہے، لیکن اس کے جو دلائل جاوید غامدی صاحب نے جگہ جگہ پیش کیے ہیں ان سے تعرض نہیں کیا۔ اس پر عرض ہے کہ "قانون رسالت" اور "قانون اتمام حجت" کے نام سے

جو دعویٰ جاوید غامدی صاحب نے کیا ہے، ہمارے نزدیک اس کی کوئی بنیاد قرآن مجید و حدیث شریف میں نہیں پائی جاتی۔ نہ اس بات کے حق میں کوئی دلیل نصوص میں ہے کہ "اتمام حجت" فقط رسولوں علیہم السلام ہی کی موجودگی میں ہو سکتا ہے، نہ اس کی کوئی دلیل غامدی صاحب نے پیش کی ہے۔ ہمارے خیال میں یہ غامدی صاحب کا محض دعویٰ ہے جس کی قرآن مجید و احادیث مبارکہ میں کوئی بنیاد نہیں پائی جاتی۔ اگر کوئی دلیل ہے، تو آصف افتخار صاحب پیش کریں، ہم اس پر اپنی طالعمانہ رائے بھی دے دیں گے۔

تیسرا سوال: آصف صاحب فرماتے ہیں کہ جو لوگ جاوید غامدی صاحب سے متفق ہیں کہ فقط اللہ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کسی کو کافر قرار دے سکتے ہیں، ان کے نقطہ نظر سے اب کسی کی تکفیر نہیں کی جاسکتی۔ آصف افتخار صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ یہ تو وہی دعویٰ ہے جس پر تنقید ہو رہی ہے۔ جو دعویٰ زیر تنقید ہو، اسی کو دلیل کے طور پر کیسے پیش کیا جاسکتا ہے؟ دلیل تو یہ ہوتی اگر آصف افتخار صاحب قرآن مجید کی آیات سے "کافر" اور "غیر مسلم" کا وہ فرق ثابت کرتے جو جاوید غامدی صاحب کر رہے ہیں۔ بلکہ اگر وہ صرف یہی بتا دیتے کہ "غیر مسلم" کی اصطلاح قرآن مجید کی کس آیت میں استعمال ہوئی ہے؟

آصف افتخار صاحب کا چوتھا سوال یہ ہے کہ "جاوید غامدی صاحب نے صوفیائے کرام کی تکفیر نہیں کی"۔ ہماری تنقیدوں کا یہ نتیجہ خیر بہر حال ہوا ہے، کہ آصف افتخار صاحب نے اس موقع پر جاوید غامدی صاحب کے وہ الفاظ دہرانے سے اجتناب کیا ہے جو غامدی صاحب نے تصوف کے بارے میں استعمال کیے ہیں، یعنی یہ کہ تصوف "اسلام سے مختلف، مقابل، اور متوازی دین ہے"، اہل تصوف نے قرآن کے مقابل ایک اور کتاب لکھی ہے، اسلام کے مقابل ایک پوری شریعت لکھی ہے، اور تصوف عالمگیر ضلالت ہے، وغیرہ۔ ہماری رائے میں غامدی صاحب نے صوفیائے کرام پر، اور ان کے معتقدین پر، یعنی امت مسلمہ کی اکثریت پر، نہ صرف تکفیر کا حکم لگایا ہے، بلکہ جو معاملہ انہوں نے صوفیائے کرام اور عامۃ المسلمین کے ساتھ کیا ہے، وہ تکفیر سے اشد ہے۔ اور عامۃ المسلمین کی تکفیر کے معاملے میں جاوید غامدی صاحب کی رائے، اور دوسری جانب خوارج، قادیانیوں، اور داعش کے نظریہ سازوں کی آراء میں جو مماثلت پائی جاتی ہے، وہ اہل نظر سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس معاملے کو سمجھنے کے لیے آصف افتخار صاحب کو ہمارا مشورہ ہے کہ وہ نادر عقلی انصاری صاحب کا مضمون "مسئلہ تکفیر: غامدی صاحب کا جوابی بیانیہ" پڑھ لیں، جو "حرف نیم گفتہ" کے فیس بک صفحے پر مورخہ ستمبر ۲۰۱۶ء کو شائع ہوا تھا۔ واضح رہے کہ "دلیل" میں اس مضمون کا ایک خلاصہ شائع ہوا تھا۔ بہتر ہو گا اگر ان کا موقف سمجھنے کے لیے ان کا مفصل مقالہ پیش نظر رہے۔ اس بحث کا ایک پس منظر ہے اور یہ ایک جاری مکالمے کا حصہ ہے۔ اس کو درست طریقے پر سمجھنے کے لیے یہ سیاق و سباق جاننا ضروری ہے۔ اس سے پہلے ہی تنقیدی مضامین لکھنے بیٹھ جانا، نہ علم کی خدمت ہے، نہ اس سے ناقد کے وقار میں کوئی اضافہ ہوتا ہے۔

آصف افتخار صاحب کا پانچواں سوال موضوع سے غیر متعلق ہے۔ پوچھتے ہیں کہ "اسلام میں مرتد کی کیا سزا ہے؟" ظاہر ہے کہ ہماری کیا اوقات ہے کہ ہم اس کا فیصلہ کریں، اس کا فیصلہ تو نبی ﷺ فرما چکے ہیں: من بدل دینہ فاقطوہ (صحیح بخاری، وغیرہ)۔ یعنی جو اپنا دین تبدیل کرے، اسے قتل کر دو۔ آپ ﷺ کے اس ارشاد کے بعد کس مسلمان کو اس میں شک ہو سکتا ہے؟

آصف افتخار صاحب نے اپنی تنقید میں جگہ جگہ راقم کی تحریر کے بارے میں اخلاقی نصیحتیں کی ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ ہماری تحریر میں ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ اس کی بجائے ہم ان کی خدمت میں فقط یہ عرض کرتے ہیں کہ وہ علمی تنقید کے اصولوں کی پاسداری کریں، اور کسی تحریر پر تنقید کرنے سے پہلے اسے اچھی طرح سمجھ کر پڑھ لیا کریں، تو ان کے قیمتی وقت کا بہتر استعمال ہو سکے گا۔
